سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ جنوری بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے ❊ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل سے اس پر کاربند ہو جائے

خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا

"بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے۔ مگر جس دل میں کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔

دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس کے باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

درخواست دعا

— محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس —

عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین شمس جو آج کل کولمبس ہسپتال شکاگو (امریکہ) میں ٹریننگ لے رہے ہیں اپنے تازہ خط میں (جو رمضان سے ایک روز قبل کا تحریر کردہ ہے) لکھتے ہیں کہ کل سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے سحری کے متعلق مشکلات تھیں جو دور ہو گئی ہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ سحری کا خاطر خواہ انتظام ہو گیا ہے۔

وہ دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پورے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس غرض کے لئے وہ امریکہ گئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احسن رنگ میں پوری ہو۔ آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۹ جنوری۔ بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل دن بھر طبیعت اچھی رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ چکر آنے شروع ہو گئے۔ دوائی دینے سے طبیعت پھر بحال ہو گئی۔ رات آرام سے سوتے رہے اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ زخم میں کسی کسی وقت درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے اور زخم بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے ❊

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ضروری اعلان

تاریخ احمدیت کی پانچویں جلد زیر تیاری ہے جو خلافت ثانیہ کے ۱۹۳۹ء تک کے واقعات پر مشتمل ہوگی۔ ایسے احباب جنہوں نے بیرون ہند و پاکستان بطور مبلغ سلسلہ کام کیا ہو وہ اپنی کارکردگی، مشن جہاں کام کیا ہو اور عرصہ کارکردگی کے کوائف سے متعلق دفتر تبشیر کو ضروری کے آخر تک اطلاع بھجوا دیں۔ الٰہی نصرت اور تائید کے جو نشانات دیکھے ہوں اور جو اہم کام ان کے ذریعہ ہوا ہو۔ اسے نہایت مختصر طور پر تحریر فرمایا جائے

مرزا مبارک احمد
وکیل التبشیر تحریک جدید

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء

اسلام اور قوتِ حاکمہ

(قسط نمبر ۲)

گزشتہ قسط میں ہم نے واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام کس طرح قوت حاکمہ بنتا ہے ہم نے اس سے پہلے ایک اداریہ میں معاصر "شہاب" کے ایک مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ اسلام ایک روحانی تحریک ہے سواد اعظم کے ذریعہ نہ یہ کبھی برسر اقتدار آیا ہے اور نہ کبھی آ سکتا ہے۔ ہم نے گزشتہ قسط میں مزید وضاحت کی ہے۔ تاہم معاصر "شہاب" ہماری معروضات کو سمجھے بغیر خامہ فرسائی کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہم نے عرض کیا تھا کہ اسلام کو ملک کی مقننہ کے ذریعے اور عدلیہ کے اختیارات کی قوت سے رائج کیا جانا چاہیئے اس پر ہمارے قدیمی کرمفرما "الفضل" کو بھی جوش آیا اور جوش کا تقاضا ہے کہ ہوش سے کام نہ لیا جائے چنانچہ معاصر نے اس تقاضے کو بطریق احسن پورا کیا اور ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش فرمائی کہ ہم نے جو کچھ کہا وہ درست تو ہے لیکن غلطی اس میں یہ ہے کہ ہم نے ملک کے نمائندوں کے ذریعہ ملک کی مقننہ کی وساطت سے عدلیہ کے اختیارات کے ساتھ اسلام کو برسر اقتدار لانے کی بات کہہ دی ہے معاصر عزیز کے نزدیک یہ بات غلط ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ اسلام اصل میں روحانی نظام کا نام ہے اور سیاست اور اقتصادیات جیسی دنیوی چیزوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں اس لئے اسلام کو قوتِ حاکمہ بنانے کا واحد طریقہ معاصر موصوف کے نزدیک یہی ہے کہ مسلمان امام وقت کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں اور معاصر کے نزدیک امام وقت تو وہی ہیں جنہیں آپ خوب پہچانتے ہوں گے۔" (شہاب ہفتہ ۲۶ جنوری)

انداز بیان کو نظر انداز کر دیجئے جو لوگ اتنا بھی اسلامی اخلاق پیدا نہیں کر سکتے کہ تنابز بالالقاب کو گناہ سمجھ کر "احمدی" کو بالاصرار قادیانی نہ لکھا جائے ان سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ خیر اس غلط بیانی کو دیکھئے کہ گویا ہم نے لکھا تھا کہ

"سیاست اور اقتصادیات جیسی دنیوی چیزوں کے ساتھ اس (اسلام ناقل) کو کوئی تعلق نہیں۔"

اس کا سیدھا سا جواب تو "لعنت اللہ علی الکاذبین" ہی ہو سکتا ہے لیکن چونکہ آپ سخن وری کے بھی دعویدار ہیں اس لئے یہ کہنا بھی درست ہے کہ؎

سخن شناس نۂ دلبرا سخن اینجاست

ہم نے جو کچھ کہا وہ صرف اتنا ہے کہ اسلام سواد اعظم کے ذریعہ قوت حاکمہ نہیں بن سکتا۔ اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ اسلام کو سیاست اور اقتصادیات سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اسلام دنیا کے دوسرے شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے اسی طرح وہ سیاست اور اقتصادیات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اسلام کا بنیادی اصول تقویٰ ہے۔ اسلام زندگی کے تمام شعبہ جات پر تقویٰ کا رنگ پھیرتا ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب پہلے وہ دلوں پر نازل ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر یہ سمجھئے کہ اسلام بدکاری کے لئے ایک سزا مقرر کرتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک عورت آتی ہے اور کہتی ہے کہ میں اس جرم کی مرتکب ہوئی ہوں مجھے سزا دیجئے۔ یہ ہے وہ جذبہ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اب شہاب کے فاضل مدیر بتائیں کہ کیا ایسے اسلام کو سواد اعظم وہ قوت حاکمہ دے سکتا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدین کو حاصل تھی؟

اس کو ایک اور تازہ اور اپنے مسلّمہ مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ خود مدیر شہاب گذشتہ بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ اسمبلی کی رکنیت سے بال بال بچ گئے ہیں۔ اگر آپ رکن منتخب ہو جاتے تو سواد اعظم کے نمائندہ ہوتے۔ دوسری طرف مولوی غلام غوث ہزاروی ہیں جو رکن منتخب ہو گئے۔ اب فرض کیجئے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو اسمبلی میں برابر برابر نمائندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیا ضمانت ہے کہ یہ نمائندے مل کر رسوم کی قوت حاکمہ کا جزو بن جائیں گے۔ شہاب کے فاضل مدیر اپنی اسی اشاعت سے وہ نیچر تو دیکھیں جو "کچھ غم دوراں" کے زیر عنوان جناب اظہار رمزی کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

اب سوچئے کہ جو لوگ باہر اس طرح جوتیوں میں دال بانٹنے سے نہیں شرماتے وہ اسمبلیوں کے اندر جا کر کیا گل کھلائیں گے؎

چوں بقبلہ رخ نہادم ز حرم صدا بر آمد
تو بروں ورچہ کردی کہ درون خانہ آئی

مولوی غلام غوث کو مودودی صاحب سے جو اختلاف ہیں وہ جناب مدیر شہاب سے مخفی نہیں۔ پھر جناب کا مولوی محمد عمر اچھروی کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا بریلویوں اور دیوبندیوں میں جو تنازعات ہیں وہ محض گفتگو تک ہی محدود رہیں گے یا قوت حاکمہ پر بھی اثر انداز ہوں گے۔ فریب کاری سے ۳۱ یا ۳۳ علماء کو جمہور کا نمائندہ ظاہر کر کے نیا قرآن بنا لینا اور بات ہے۔ خاص کر جبکہ مودودی صاحب اپنے کردار کی بوقلمونیوں کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ پھر عائلی قوانین کے معاملہ پر ہی غور کیجئے کیا اسلام اسی طرح قوت حاکمہ بنے گا؟ حالانکہ اسلام میں اسلام کے نام پر پارٹی بازی حرام ہے لیکن مودودی قسم کی سینکڑوں پارٹیاں وجود میں آ سکتی ہیں جو کوئی سنجیدہ کام کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں وقت عزیز صرف کرتی رہیں گی اور اسلام کی قوت حاکمہ دور کوڑی تماشا دیکھتی رہا کرے گی سوچئے تو سہی جب تک مودودی صاحب کی ذہنیت دنیا میں موجود ہے آپ کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے

"ہمیں مولانا مودودی یا کسی اور
واحد مولوی یا مفتی کے فتوؤں
یا ان کی سیاسی قیادت سے کوئی
خطرہ باقی نہیں رہے گا۔"

برادرم اپنی سیاسی ذہنیت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ سے استمداد کیجئے۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون۔

یعنی اسلام کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اگر اسلام سیاست پر بھی حاوی ہے تو اس کو قوت حاکمہ عطا کرنے والا بھی رب العالمین ہی ہے کیونکہ حفاظت کی ذمہ داری میں یہ چیز بھی آتی ہے پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ ودین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ

یعنی وہی ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی اسلام کو قوتِ حاکمہ بھی دے سکتا ہے یہ کسی مقننہ یا عدلیہ کا کام نہیں ہے اور نہ یہ سواد اعظم کے نمائندوں کا کام ہے۔ اسلام اسی وقت قوت حاکمہ بنتا ہے جب وہ ایک وحدت کی شان میں ظہور کرتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں ہوا تھا۔ لیکن جب خود ساختہ مصلحین اس کو بابل کا مینار بنا دیں تو قوت حاکمہ اسلام کو کس طرح حاصل ہو سکتی ہے آگے ذرا ان آیات پر بھی غور

(باقی صفحہ ۷ پر)

"لا الٰہ" اس نے کہا تو میں نے "الا اللہ" کہا

اس نے دیوانہ کہا میں نے اسے گمراہ کہا
"لا الٰہ" اسنے کہا تو میں نے "الا اللہ" کہا

سادگی اسلام کی ثابت ہے اتنی بات سے
سر جہاں میں نے رکھا اس کو عبادت گاہ کہا

"اس طرح پیدا دلوں میں کر رہا ہے تو جگہ"
انکساری کو بھی میری اسنے حبِ جاہ کہا

دیں میں داخل ہو تو سکتے ہیں نکل سکتے نہیں
کہتے ہیں اس واسطے قرآں نے "لا اکراہ" کہا

کھانے پینے کی ہے سدھ بدھ اور نہ ہے تن من کا ہوش
اس لئے "تنویر" کو لوگوں نے "بے پرواہ" کہا

روزہ کی تاریخ
اور
اسلامی روزہ کی امتیازی خصوصیات

مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد ۔ ربوہ

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ صرف اسلام میں ہی فرض نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں اور قوموں میں بھی روزہ کو عبادت کا ایک ضروری رکن قرار دیا گیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (بقرہ ع ۲۳)

یعنی اے مسلمانو! روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض ہوئے تاکہ تم متقی بنو۔ گویا قرآن کریم کی رُو سے روزے پہلی قوموں اور امتوں پر بھی ایک فرض کی حیثیت رکھتے تھے چنانچہ جب ہم پہلی قوموں کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں روزہ ہر قوم ہر امت اور ہر مذہب کی تعلیم کا ایک ضروری جزو نظر آتا ہے۔ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ ثابت ہے کہ اگرچہ زمانے کے حالات اور وقت کے تقاضوں کے ماتحت روزہ کی شکل مختلف ہو تاہم کوئی بھی مذہب اور قوم ایسی نہیں جس میں روزہ کو مذہبی لحاظ سے اہمیت حاصل نہ ہو۔ گویا روزہ ہر مذہبی نظام کا ایک اہم جزو رہا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں زیر عنوان Fasting (روزہ) لکھا ہے:۔

"Its modes and motives very considerably according to climate, races civilization and other circumstances but it would be difficult to name any religious system of any description in which it is wholly unrecognised (Encyclopeadia Britanica 11th Edition Vol 10. P. 193

یعنی روزہ کے اصول اور طریقے گو آب و ہوا، قومیت، تہذیب اور گردوپیش کے حالات کے اختلافات کے لحاظ سے بہت کچھ مختلف ہیں لیکن کسی ایسے مذہب کا نام مشکل لیا جاسکے گا جس کے مذہبی نظام میں روزہ "مطلقاً" تسلیم نہ کیا گیا ہو۔

پھر لکھا ہے کہ

Although Fasting as a religious rite is to be met with every where (Encyclopeadia Brit. Vol 10. P. 194)

یعنی روزہ ایک مذہبی رسم کے طور پر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔

ہندوؤں میں روزہ

پھر اسی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔

"ہندوستان کو سب سے زیادہ ریاضت کا دعوےٰ ہے لیکن "برت" یعنی روزہ سے وہ بھی آزاد نہیں۔ ہر ہندی مہینہ کی گیارہ بارہ کو برہمنوں پر اکادسی کا روزہ ہے۔ اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے۔ بعض برہمن کاتک کے مہینہ میں ہر دوشنبہ کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہندو جوگی چلہ کشی کرتے ہیں۔ یعنی ۴۰ روز تک کھانے پینے سے احتراز کرتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام مذاہب میں جینی دھرم میں روزہ کے شرائط سخت ہیں ان کے ہاں چالیس چالیس دن کا ایک روزہ ہوتا ہے۔ گجرات (کاٹھیاواڑ) اور دکن میں جینی کئی کئی ہفتے کا روزہ رکھتے ہیں۔ قدیم مصریوں میں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں میں شامل ہے۔ یونان میں صرف عورتیں تھسموفیریا کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھتی ہیں۔ پارسی مذہب میں گو عام پیروؤں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں بھی موجود تھا۔ خصوصاً مذہبی پیشواؤں کیلئے پنج سالہ روزہ ضروری تھا۔" (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۱۰ صہ ۱۹۳، صہ ۱۹۴)

یہودی مذہب اور روزہ

یہودیوں میں بھی روزہ ایک مسلمہ عبادت ہے۔ خود حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جو چالیس روز گزارے وہاں ان کی عبادت میں روزہ خاص طور پر نمایاں ہے۔ چنانچہ خروج باب ۳۴ آیت ۲۸ میں لکھا ہے کہ

"اور وہ چالیس دن رات خداوند کے پاس تھا نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ پانی پیتا تھا"

گویا حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ۴۰ دن کا روزہ رکھا۔ جس کی اتباع میں یہودیوں کے ہاں ۴۰ دن کا روزہ رکھنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ خصوصاً ۴۰ ویں دن کا روزہ تو ان کے ہاں فرض سمجھا جاتا ہے جو ان کے ساتویں مہینے "تشرین" کی دسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور عاشورا کا روزہ کہلاتا ہے۔ اسی دن حضرت موسےٰ کو توریت کے دس احکام دیئے گئے اور توریت میں اس دن کے روزہ کو بہت اہمیت ہے۔ چنانچہ احبار باب ۱۶ آیت ۲۹ میں لکھا ہے۔

"اور یہ تمہارے لئے قانون دائمی ہوگا کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم میں سے ہر ایک خواہ وہ تمہارے دیس کا ہو۔ خواہ وہ پردیسی ہو۔ اپنی جان کو دکھ دے۔ اور کسی طرح کا کام نہ کرے۔ کیونکہ اس روز تمہارے واسطے تمہاری پاکیزگی کے لئے کفارہ دیا جائیگا۔

فدیہ رمضان

از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے۔ جس میں قرآن مجید جیسی کامل دائمی شریعت کی کتاب نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب مخلص بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک مہینے کی برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے اور انہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

رمضان کی حقیقی اور مخصوص عبادت تو روزہ ہی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ وہ عبادت ہے جس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے۔ پس جن بھائی بہنوں کو رمضان میں بیماری یا سفر کی معذوری نہ ہو ان کو ضرور روزہ رکھ کر اس کی خاص برکات سے مستفید ہونا چاہیئے۔ مگر یہ امر ہر وقت مدِ نظر رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی، ضبط نفس، تقوےٰ، اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائی بہنوں کو اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق دے اور اپنے قرب سے نوازے۔

یہ مہینہ خصوصیت سے دعائیں کرنے کا ہے۔ پس احباب ان ایام میں عموماً اور آخری عشرہ میں خصوصاً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد کے لئے مبلغین اور ارکان سلسلہ کے لئے اپنے لئے اپنی اولاد اور عزیز و اقارب کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔ اس کے علاوہ رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ آپ اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ وخیرات کثرت سے فرمایا کرتے تھے پس دوستوں کو صدقہ وخیرات کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے اور قرآن کریم کو پڑھتے وقت رحمت کی آیات پر اس کی رحمت مانگی جائے اور عذاب کی آیات پر اس کی مغفرت چاہی جائے۔

فدیہ رمضان کے متعلق یہ امر اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ فدیہ کی رعایت صرف ان معذوروں کے لئے ہے جو لمبی بیماری یا ضعف پیری روزہ کی طاقت کھو بیٹھیں۔ اور سال کے دوسرے عرصہ میں اس کی گنتی پوری نہ کر سکیں۔

پس جو اصحاب بوجہ حقیقی معذوری کے روزہ نہ رکھ سکیں انہیں اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق کھانے کی صورت میں یا اس حساب سے نقدی کی صورت میں فدیہ ادا کرنا چاہیئے یہ فدیہ خواہ مقامی طور پر دے دیا جائے یا دفتر خدمتِ درویشاں کے ذریعہ غربا میں تقسیم کروا دیا جائے گا۔ مگر ایسی رقوم جلد بھجوا دینی چاہئیں تاکہ غربا کو بروقت دی جاسکیں اور وہ سہولت کے ساتھ روزہ رکھ سکیں

یہاں جان کو دکھ دینے سے مراد روزہ ہے یہ تورات کا محاورہ ہے۔

عیسائی مذہب اور روزہ

عیسائی مذہب میں بھی ہمیں روزہ کا وجود نظر آتا ہے چنانچہ خود حضرت عیسٰے علیہ السلام نے جنگل میں چالیس روز تک روزہ رکھا اور اپنے حواریوں کو بھی صحیح معنوں میں روزہ رکھنے کی ہدایت کی چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"پھر جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ٹھہریں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلہ پا چکے پر جب تم روزہ رکھو اپنے سر میں تیل لگاؤ اور منہ دھوؤ تاکہ تم آدمی پر نہیں بلکہ اپنے باپ پر جو پوشیدہ ہے روزہ دار ہو۔"

(متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح کے حواری ان سے پوچھتے ہیں کہ ہم پلید روحوں کو کیسے نکال سکتے ہیں اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ جنس سوائے دعا اور روزہ کے کسی طرح سے نہیں نکل سکتی۔"

(متی باب ۱۷ آیت ۲۱)

پس جہاں قرآن کریم کا یہ دعوی ایک تاریخی صداقت کا حامل ہے کہ روزے پہلی اقوام و ملل پر بھی اسیطرح فرض کئے گئے تھے جس طرح مسلمانوں پر فرض کئے گئے وہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گو اسلام میں روزے کا حکم کوئی نیا حکم نہیں مگر یہ بات ضرور ہے کہ اسلام نے باقی عبادات کی طرح روزہ کو بھی نہایت مکمل اور جامع شکل میں پیش کیا ہے اور اس طرح قرآن کریم کا مکمل اور آخری شریعت ہونا ثابت کیا ہے

اسلامی روزہ کی امتیازی خصوصیات

پہلی قوموں اور ملتوں میں روزہ کا مقصد جسمانی دکھ اور تکلیف سمجھا جاتا تھا جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ

"اور ویں ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ مقدس جماعت ہو گی اور تم اپنی جانوں کو دکھ دو اور کچھ کام نہ کرو۔"

(سفر العدد باب ۲۹ آیت ۷)

گویا کہ ان کے نزدیک جسم و جان کو دکھ اور تکلیف دینا ذریعہ نجات سمجھا۔ لیکن اسلام نے اس نظریہ کو بالکل الٹا دیا اور بتایا کہ اسلام کا خدا کسی انسان کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر خوش نہیں ہوتا اور روزہ کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ روزہ ہم نے اس لئے فرض کیا ہے کہ

لعلکم تتقون

یعنی تاکہ تم اپنے نفس پر حکومت کرنے لگو اور اس کو زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم کر کے اور ہر قسم کی روحانی اور جسمانی برکات سے فائدہ اٹھا کر ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے نجات پاؤ۔

۲۔ ہندو اپنے روزوں میں کئی چیزیں کھا کر بھی روزہ داری رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ جس چیز کو آگ پر نہ پکایا گیا ہو اس کے کھا پی لینے سے کوئی حرج نہیں پھر عیسائی کسی روزہ میں صرف گوشت نہیں کھاتے اور کسی میں خمیری روٹی سے احتراز کرتے ہیں لیکن اسلام نے جس روزے کی تعلیم دی ہے اسے نہایت مکمل شکل میں پیش بھی کیا ہے اور روزہ کے دوران ہر قسم کے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے بکلی اجتناب کا حکم دیا ہے۔

۳۔ پہلے مذاہب میں اکثر روزہ خاص افراد یا کسی خاص جماعت پر فرض ہوتا تھا مثلاً ہندوؤں میں برہمن روزہ سے مستثنیٰ تھے پارسیوں میں صرف پیشوا اور راہنما کے لئے روزہ فرض تھا یونانیوں میں صرف عورتوں پر فرض تھا مگر اسلام نے اس بلا وجہ تخصیص کو ختم کر کے ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے جس کو کوئی شرعی عذر نہ ہو روزہ رکھنا ضروری قرار دیا

۴۔ پہلے مذاہب میں روزہ کا حکم دیتے ہوئے معذوروں اور بیماروں کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ تورات کی رو سے تو وہ پردیسی بھی روزہ رکھے جو یہودیوں کے پاس جا کے ٹھہرا ہو چنانچہ سفر الاحبار میں لکھا ہے کہ

"اور یہ تمہارے لئے قانون دائمی ہو گا کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم میں سے ہر ایک خواہ وہ تمہارے دیس کا ہو خواہ وہ پردیسی جس کی بود و باش تم میں ہو اپنی جان کو دکھ دے اور کسی طرح کا کام نہ کرے۔"

(احبار باب ۱۶ آیت ۲۹)

لیکن اسلام نے ہر قسم کے مجبور اور معذور اشخاص کو روزہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور بوڑھے بیمار اور مسافر وغیرہ کے لئے روزہ فرض نہیں کیا۔

۵۔ یہودیوں کے ہاں روزہ کھول کر ایک دفعہ کھانے کے بعد دوبارہ کھانے کی اجازت نہ تھی کیونکہ ان کا روزہ چوبیس گھنٹے کا ہوتا تھا لیکن اسلام نے افطار کے بعد حسب ضرورت سحری تک کھانے کی اجازت اور روزہ کو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک محدود کر دیا۔

۶۔ یہودیوں کا روزہ چونکہ چوبیس گھنٹے کا ہوتا تھا اس لئے وہ روزوں کے ایام میں رات کو بھی میاں بیوی کے تعلقات قائم نہ کر سکتے تھے لیکن اسلام نے روزہ کے ایام میں رات کو میاں بیوی کے تعلقات کی اجازت دی ہے تاکہ انسانی فطرت کے تقاضے پورے ہوتے رہیں اور اس کے نفس پر زیادہ بوجھ نہ ہو۔

۷۔ اسلام نے روزوں کی نہایت مناسب حد بندی کر دی عیسائی راہب کئی کئی ہفتوں کا روزہ رکھتے تھے جنیوں کا ایک روزہ کئی کئی ہفتوں کا ہوتا تھا لیکن اسلام نے سال بھر میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض کئے اور اس کے لئے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک حد بندی کر دی۔

۸۔ یہودی روزوں میں اپنی حالت کو پریشان اور اپنی صورت کو غمگین بنائے رکھتے تھے اور زیب و زینت کو بالکل ترک کر دیتے تھے لیکن اسلام نے روزہ میں خوش و خرم رہنے اور نہانے دھونے اور تیل اور خوشبو وغیرہ لگانے کو روزہ کے منافی نہیں قرار دیا۔

۹۔ بعض لوگوں نے دکھ اور تکلیف کو ذریعہ نجات سمجھتے ہوئے دائمی روزہ کو لازمی قرار دے لیا تھا لیکن اسلام نے اس نظریہ کو یکسر بدل دیا اور دائمی روزہ کی ممانعت کر کے ان کو صرف ایام معدودات یعنی ایک ماہ کے لئے لازمی قرار دیا تاکہ وہ اپنے نفس اپنے اہل و عیال اور اپنی قوم اور بنی نوع انسان کے حقوق کو بھی پوری طرح ادا کر سکیں۔

۱۰۔ اسلامی روزہ باقی اسلامی عبادات کی طرح انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتیں رکھتا ہے چنانچہ مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ وہ سال کے مختلف اوقات میں انفرادی طور پر نفلی روزے رکھیں اور رمضان کے مہینہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی گوشے میں رہتے ہوں ایک ہی وقت میں پورا مہینہ روزے رکھنے کا حکم دیا

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں روزے رکھنے اور ان کی تمام روحانی اور جسمانی برکات سے فائدہ اٹھانے اور جیسا کہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ

الصوم لی وانا اجزی بہٖ

یعنی روزہ جو محض میری خاطر رکھا جاتا ہے اس کی جزا خود میں ہوں۔ اپنے وصل اور اپنی محبت سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرما دے اور ہمارے یہ روزے محض بھوک اور پیاس اور فاقہ کشی تک ہی محدود نہ رہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

عبدالقدیر شاہد ربوہ

قمر الانبیاءؐ فنڈ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت ان کے اہل و عیال کی نگہداشت طالب علموں، غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے

حضرت موصوف کے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت اور منظوری سے قمر الانبیاءؐ فنڈ کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی ہے جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہوں گی اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہوں گی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاءؐ کو مرغوب تھے افسر صاحب خزانہ کے نام بھجوا کر ممنون فرماویں اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میری اہلیہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز رہتی ہے بزرگان سلسلہ و مخلص احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ اس کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

محمد حسین نمبردار چک ۱۸۲ گ ب

اس سلسلہ میں مکرم محمد حسین صاحب کی اہلیہ محترمہ نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے

جزاھم اللہ

(منیجر الفضل)

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

مکرم حافظ عبد السلام کی تشریف آوری

اور

مختلف جماعتوں کے دورے

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج یوگنڈا مشن بتوسط وکالت تبشیر

(۳)

اگلے روز دس بجے صبح LUKALAMA کی جماعت میں گئے۔ یہ مقام جنجہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس سال خدا کے فضل سے یہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ نہایت مخلص اور جوشیلے دوست ہیں۔ ایک ہزار شلنگ جمع کر کے انہوں نے ایک قطعہ زمین خریدا ہے۔ اور پھر کچی مسجد بنائی ہے۔ چونکہ یہ مقام جنجہ کے قریب ہے۔ اس لئے یہاں ہم نے لوکل مبلغین کی ٹریننگ کلاس جاری کی ہوئی ہے۔ مکرم حافظ صاحب کے پہنچنے پر مسجد میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا۔ حاجی شیخ ابراہیم سینفوما صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم علی سالم صاحب نے کلانجہ جماعت اور حاجی صاحب نے مبیکو کی جماعت کی طرف سے حافظ صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ اس سال ہمیں دو بزرگوں کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ پہلے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب تشریف لائے تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور جماعت کے جلیل القدر بزرگ ہیں۔ اور اب حافظ صاحب کے وجود میں ایک اور بزرگ سے ملاقات کر کے ہم نے خوشی پائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں کی آمد ہمارے ایمانوں کی تازگی کا باعث ہوتی ہے۔ انہوں نے حافظ صاحب سے درخواست کی کہ جب ربوہ جائیں تو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ان کا السلام علیکم پہنچا دیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی ترقیات نصیب کرے اور ہم کو بھی ربوہ کے بزرگوں کی طرح بنا دے۔

مکرم حافظ صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ میں ان محبت کے جذبات کا شکرگذار ہوں۔ یہ احمدیت کی برکت ہے کہ وطن سے اتنی دور میں ایسے مخلص بھائی دیکھ رہا ہوں کہ جن میں بیٹھا ہوا میں اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے احباب کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نسل اور قوم کا امتیاز نہیں۔ اس کی نگاہ میں کالے اور گورے سب یکساں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرے گا اس کی رضا کو حاصل کرے گا۔ اور اس کا قرب پائے گا۔ حافظ صاحب نے بالخصوص حاجی سینفوما صاحب کی تلاوت قرآن کریم کی تعریف کی اور کہا کہ میں ان کی قرأت سے بہت لطف اندوز ہوا۔ ان مکرم حافظ صاحب نے ان طالب علموں کا جو مبلغین کی ٹریننگ لے رہے ہیں امتحان لیا اور ان سے مختلف جگہوں سے قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ سنا۔ اور ان کی تعلیمی ترقی کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے انہیں نصیحت کی کہ وہ خوب محنت کر کے تبلیغ کے لئے تیار ہوں۔

ظہر کی نماز کے بعد مکرم حافظ صاحب نبیرہ کی جماعت میں تشریف لے گئے۔ یہ جماعت بھی نئی ہے۔ اور جنجہ سے ۲۲ میل کے فیصلہ پر ہے۔ سڑک پر احباب جماعت انتظار میں کھڑے تھے۔ جونہی کار پہنچی آگے بڑھ کر سب نے پرجوش استقبال کیا۔ بعد ازاں یہاں کی مارکیٹ میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت نے تبلیغی اغراض کے ماتحت عیسائیوں کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ چائے اور قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مسٹر سلیمان صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ حافظ صاحب کی آمد سے انہیں بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں احمدیت کے نور سے نوازا ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے۔ کہ ہماری نسلیں اور اولادیں بھی اس سے ہمیشہ حصہ پاتی رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا ہمیں فکر ہے کہ ہمارے بچوں کی تربیت احمدی ماحول میں ہو۔ اس لئے ہم اپنے سکول کھولنا چاہتے ہیں۔

مکرم حافظ صاحب نے اپنی تقریر میں ان کے اس فکر کو زندگی کی علامت قرار دیا۔ اور آیت أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ کی تفسیر کرتے ہوئے۔ بتایا۔ کہ افریقہ کی پسماندہ اقوام جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ ان کا اٹھنا اور ترقی کرنا امر محال ہے۔ اب خدا کے فضل سے بیدار ہو رہی ہیں۔ اور ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ آپ نے فرمایا احمدیت ازدی اب افریقہ کو آگے لانا چاہتی ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور آگے بڑھ کر خدمت اسلام کریں۔

آپ کی تقریر کے اختتام پر ایک عیسائی نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ ہم آپ کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ اور کہا کہ اسلام کو جس رنگ میں جہاں پیش کیا جاتا تھا اس سے ہمارے خیالات اسلام کے متعلق کچھ اچھے نہ تھے۔ لیکن آج کی تقاریر سن کر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جس اسلام کو آپ پیش کرتے ہیں۔ وہ قابل قدر ہے۔ اس نے کہا کہ میں اجازت چاہتا ہوں کہ میں آپ کو اسلامی طریق پر سلام کروں۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر السلام علیکم کہا۔ اور سب سے مصافحہ کیا۔ اور کہا کہ اگر آپ یہاں سکول کھولنا چاہیں تو اس غرض کے لئے وہ اپنی زمین مشن کو مفت پیش کرتے ہیں۔ خاکسار نے اس موقع پر السلام علیکم کے معنے بتائے اور اسلامی طریق کا دوسرے مروجہ سلام کے ساتھ مقابلہ کر کے بتایا کہ اسلامی طریق ہر لحاظ سے بہتر اور بابرکت ہے۔ اس کے بعد سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے دو مناد نے سوالات کرنے کی اجازت چاہی انہوں نے کئی سوال کئے۔ جن کے خاکسار نے جواب دئے۔ اس طرح یہ تقریب ایک تبلیغی مجلس بن گئی۔

۲۹ ستمبر کو محترم حافظ صاحب بوگیری (BUGIRI) گئے یہ مقام جنجہ سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں بھی ہماری جماعت ہے۔ جو ۲۵ افراد پر مشتمل ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال قائم ہوئی ہے۔

مسٹر قاسم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حافظ صاحب کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ مخالفین آجکل یہاں ہمارے خلاف فتنہ پردازیاں کرتے ہیں۔ مگر وہ ڈٹ کر ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس علاقہ میں مفید نتائج پیدا کرنے کے لئے ہمیں لوکل مبلغین کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پیشکش کی کہ اس غرض کے لئے وہ اپنے دو نوں لڑکے جماعت کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ربوہ جائیں۔ اور تعلیم حاصل کر کے آئیں۔ اردو زبان بھی سیکھیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو خود پڑھیں اور واپس آ کر ہمیں سکھائیں۔ اور علاقہ میں احمدیت کو پھیلائیں۔

انہوں نے کہا کہ ابھی ہم یہاں مسجد نہیں بنا سکے۔ اس کے لئے ہم کوشاں ہیں۔ کچی مسجد جس پر گھاس پھونس کی چھت ہو۔ معاندین جلا دیتے ہیں۔ پختہ مسجد بنانے کی ابھی ہم میں توفیق نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں سکول کی بھی ضرورت ہے۔

اگلے روز محترم حافظ صاحب نے مشن کی مالیات کا جائزہ لیا۔ اور بعض ضروری فیصلے کئے۔ یوگنڈا میں آپ کا قیام چھ روز رہا۔ یکم اکتوبر کو آپ بذریعہ ٹرین نیروبی کے لئے روانہ ہو گئے۔

بالآخر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے کہ اس ملک میں اسلام کا غلبہ ہو۔ آمین۔

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

نظارت اصلاح و ارشاد کے پرانے کارکن مرزا محمد شریف احمد صاحب قادیانی مورخہ ۲۲/۱/۶۷ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مرنجاں مرنج طبیعت رکھتے تھے موصی تھے۔ احباب مرزا صاحب مرحوم کی بلندی درجات۔ اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

وفات سے ایک دن پہلے تک دفتر میں کام کیا۔ اور سخت سردی کے باعث نزلہ ہو گیا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ تمام کارکنوں کو ان کے پسماندگان سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیز کریم الدین کی ایک حادثہ میں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ عرصہ سے صاحب فراش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا عطا فرما دیں۔ آمین

(منشی) محمد الدین ٹھیکیدار کھبہ سرگودھا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی

(مکرم رحیم بخش خان صاحب محمود آف شہر سلطان۔ ضلع مظفر گڑھ)

عرصہ دس سال کا ہوا ہوتا ہے کہ بسبب عیالداری اور قلیل آمد خاکسار کافی تنگ دست ہو گیا تھا۔ اتفاقاً حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدری والا واقعہ اخبار میں پڑھا۔ اور فوراً ہی اپنی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر دی اور امید لگا بیٹھا کہ اس قربانی سے مجھے بھی بے انتہا ملے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ ہوا یہ کہ میرے پاس جو صرف ایک بیگھہ زمین تھی اور اس کی آمد ہر سال قریباً اسّی روپے آجاتی تھی۔ اس مذکورہ سال میں صرف تین روپے آئی۔

اسی اثنا میں مرکز کی طرف سے خط آیا کہ "خدا تعالیٰ آپ کی یہ قربانی منظور کرے" میرے مولا کریم نے میری کمزوریوں پر نہ صرف پردہ ڈالا بلکہ آہستہ آہستہ خاکسار نے پچیس بیگھے زمین خریدی۔

یہ پچیس بیگھے کیا تھے یہ میرا قرضہ حسنہ تھا جو میں نے اپنے مولا حقیقی کو پچیس روپے ملکیت زمین بین نذر کر کے دیتے تھے۔

۲۔ پہلے سودے میں جو نفع مجھے ہوا وہ قارئین کے سامنے ہے۔ بس اب کیا تھا۔ فوراً ہی دوسرا سودا یوں کیا۔ میں نے مرکز میں اطلاع کر دی کہ خاکسار نے ساڑھے اٹھانوے کنال زمین خریدلی اس کا اندراج میری وصیت میں کر لیا جائے۔ نیز اس خوشی میں میں اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ میں تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ منظوری عطا کی جاوے۔ یہ درخواست منظور ہو کر آگئی۔

یہ زمین غیر آباد تھی جسے پہلے سال ہی مجھے آباد کرانے کی توفیق ملی۔ دوسرے سال ۸۰ من گندم حاصل کی۔ اس خوشی میں تحریک جدید میں بارہ روپے کی بجائے ۲۵ روپے کا وعدہ کیا اور اس کے نتیجہ میں مجھے آمد خالص ۷۰ من گندم کھیت مذکورہ سے وصول ہوئی۔

پس میں اپنے غیر احمدی موصی احباب سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ بھی یہ سودا کر دیں قیامت کو نہیں بلکہ اسی دنیا میں ہی اعلیٰ منافع حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ وہ قربانی میں استقلال دکھلائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ پاکستان شائع ہو چکی ہے۔ تمام شہری و دیہاتی لجنات کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کو منگوا کر اس میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مرکزی اور تمام لجنات کی رپورٹیں بھی اس میں درج ہیں۔ جن لجنات نے حاصل کر لی ہے۔ ان کے علاوہ باقی تمام لجنات دفتر لجنہ میں خط لکھ کر جلدی حاصل کر لیں۔

۲۔ چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل چندہ لکھنا ضروری ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ولادت

میرے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۲ء بروز اتوار لڑکا تولد ہوا ہے۔ جو ماسٹر عبدالمجید صاحب سابق اسکول ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کا پوتا اور چوہدری عظمت اللہ صاحب سیکشن آفیسر لاہور کا نواسہ ہے بچہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو والدین کے لئے موجب راحت بنائے اور دین کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالرشید ۱۸۹۵/۵ ڈرگ کالونی کراچی

دعائے مغفرت

میری خوشدامنہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیوہ ملک حبیب احمد صاحب بہاولپور ۵-۶ جنوری کی درمیانی شب ایک لمبی علالت کے بعد بہاولپور میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول قلات حال بہاولپور)

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کیلئے ایک صاع غلہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جاوے۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جاوے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دی جاوے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

عید فنڈ

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عید سے پہلے ہی احباب کے گھروں میں پہنچ کر عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام فرماویں۔

اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ہر عید کے موقعہ پر ایک دو پیسہ فی کس تھی۔ لیکن اب جب کہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک دو پیسہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ لہذا اس کی کل رقم مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان دارالقضا

مکرم کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی مرحوم آف دارالبرکات ربوہ کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کے نام ایک کنال اراضی قطعہ ۳ بلاک نمبر ۴ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ جس پر مرحوم نے مکان بھی تعمیر کیا ہوا ہے یہ زمین مع مکان ہمارے نام منتقل کیا جائے۔

(۱) مکرم محمد صادق صاحب پرویز (۲) مکرم مرزا محمود احمد صاحب (۳) مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب (۴) مکرم مرزا مجید احمد صاحب نیر۔ (۵) مکرم مرزا منصور احمد صاحب پسران (۶) محترمہ اقبال بیگم صاحبہ (۷) محترمہ سرفراز بیگم صاحبہ دختران

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے

ناظم دارالقضاء ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۸ جنوری۔ قبرص سے ترکی اور یونان کی فوجوں کو ہٹا کر ان کی جگہ اقوام متحدہ کی فوجیں بھیجی جائیں گی قبرص میں اقوام متحدہ کی فوجیں بھیجنے کی تجویز برطانیہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے قبرص کی لندن کانفرنس کے قبرصی ملقوں نے بتایا کہ یونان اور ترکی کو اس تجویز سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ قبرص کے نائب صدر جناب فاضل کوچک نے ترکی سے درخواست کی ہے کہ وہ قبرص سے صرف اس صورت میں فوجیں نکالے کہ یونان بھی وہاں سے اپنی فوجیں ہٹانے پر رضامند ہو جائے انھوں نے کہا قبرص کے ترک باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ترک فوجوں کا موجود ہونا وہاں ضروری ہے اگرچہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ برطانیہ نے کس ملک کی فوجیں بھیجنے کے لئے کہا ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ یونان نے برطانوی تجویز کی حمایت کی ہے لیکن ساتھ ہی یہ مطالبہ کیا ہے کہ قبرص سے ترک فوجیں نکال دی جائیں۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر پارتھا سارتھی نے کل وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے ملاقات کی بھارتی ہائی کمشنر کو ان دنوں صلاح مشورے کے لئے دہلی طلب کیا گیا ہے وہ وزارت خارجہ میں دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر جھا سے ملاقات کر چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے دوبارہ پیش ہونے اور فرقہ وارانہ فسادات کے بارے میں پاکستان کے ردعمل سے وزیر اعظم کو آگاہ کیا۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ عالمی بنک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب مرزا ۱۰ فروری کو پاکستان کے ایک ماہ کے دورے پر ایتھنز سے یہاں پہنچیں گے وہ ملک کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے راولپنڈی۔ لاہور۔ ڈھاکہ کا دورہ کریں گے

لاہور ۲۸ جنوری۔ صوبائی اسمبلی اپنے آئندہ اجلاس میں بچوں اور شادی شدہ عورتوں کے اغوا سے متعلق دو مسودہ ہائے قوانین منظور کرے گی اس سلسلہ میں ایک باخبر ذریعے نے بتایا کہ اس بل میں بچوں کے اغوا کنندگان کو ۱۴ برس قید اور جرمانہ دونوں سزائیں تجویز کی گئی ہیں مسودہ قانون کے مطابق حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ایسے لوگوں کو بھی قانونی شکنجہ میں لایا جائے جو بچوں کے اغوا میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور ملزموں کی گرفتاری کی صورت میں ان کی پشت پناہی کرتے ہیں شادی شدہ خواتین کا اغوا سابق صوبہ سرحد کے سوا باقی سارے صوبہ میں قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے اور ملزموں کے خلاف عدالتوں میں براہ راست استغاثے دائر کئے جاتے ہیں صوبائی حکومت نے سارے صوبہ میں شادی شدہ خواتین کے اغوا کو قابل دست اندازی پولیس بنانے کے لئے ایک اور مسودہ قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے آئندہ شادی شدہ خواتین کے اغوا کے ملزموں کے خلاف پولیس کارروائی کر سکے گی امید ہے دونوں مسودہ ہائے قانون اسمبلی کے آئندہ سیشن میں جو مارچ میں ہوگا پیش کر دیئے جائینگے

قاہرہ ۲۸ جنوری۔ عمان کے امام غالب بن علی نے ایک پریس کانفرنس سے عمان کے باشندوں کے اس عہد کو دہرایا ہے کہ وہ برطانوی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ امام نے چین اور متحدہ عرب جمہوریہ کے حالیہ مشترکہ بیان کا بھی شکریہ ادا کیا ہے جس میں عمان کے لوگوں کی تحریک آزادی کی حمایت کی گئی ہے انھوں نے بتایا کہ گو برطانیہ نے اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے عمان میں کافی فوج جمع کر رکھی ہے لیکن عمانی باشندے اس فوج سے گھبرائے نہیں اور انھوں نے گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ کل صبح لاہور میں موسم کی شدید ترین سردی پڑی اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی ایک درجہ نیچے یعنی ۳۱ ڈگری ریکارڈ کیا گیا مغربی پاکستان کے دوسرے علاقے بھی ابھی تک سردی کی لپیٹ میں ہیں صوبہ بھر میں رات کا درجہ حرارت معمول سے ۸ تا ۱۶ ڈگری کم رہا۔ میدانی علاقوں میں سب سے زیادہ سردی کیمبل پور میں پڑی جہاں کم از کم درجہ حرارت ۲۱ ڈگری یعنی نقطہ انجماد سے ۱۱ ڈگری نیچے رہا۔ پہاڑی علاقوں میں سب سے زیادہ سردی گلگت کے مقام پر پڑی جہاں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے ۳۰ درجے نیچے تک رہا۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ روس نے متنبہ کیا ہے کہ مشرقی افریقہ خصوصاً زنجبار کے علاقہ میں بعض مغربی طاقتوں کی فوجی کارروائیوں سے اس علاقے میں خطرناک صورت حال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کل یہاں روسی وزارت خارجہ کی طرف سے ایک اعلان نشر کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ زنجبار کے علاقے میں جو فوجی کارروائیاں کی جارہی ہیں وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے منافی ہیں اور ان سے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اعلان میں الزام لگایا گیا ہے کہ برطانوی فوجیں جنگ کے لئے یہاں پر مقیم ہیں اگرچہ زنجبار کی حکومت نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ برطانیہ امن کی بحالی کا بہانہ بنا کر زنجبار کے علاقے میں جنگی کارروائیوں پر اتر آیا ہے جزیرے کی موجودہ حکومت عوام کی نمائندہ ہے اور اس نے ایک ایسی حکومت کو ختم کرنے کے بعد اقتدار حاصل کیا جو نوآبادیاتی طاقتوں کی حاشیہ بردار تھی۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ گزشتہ روز عالمی یوم کوڑھ کے موقعہ پر جناب ایم احمد داؤد نے منگھو پیر روڈ پر مجوزہ ہسپتال کی تعمیر کے لئے ۲۵ ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے انھوں نے انسان دوست حضرات سے اپیل کی کہ وہ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے فراخدلانہ طور پر عطیات دے کر امداد کریں۔

رنگون ۲۸ جنوری برما کے ایک روزنامہ نے اپنے ایک آرٹیکل میں دوسری افریقی ایشیائی کانفرنس کے انعقاد کی حمایت کی اور اس سلسلہ میں بھارتی مخالفت کو ایک تخریبانہ کارروائی قرار دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق کلکتہ کے فسادات کے دوران مسلمانوں کا کروڑوں روپے کا سامان لوٹا گیا ہے مسلمانوں کی کوئی دکان یا مکان لوٹ سے محفوظ نہیں رہ سکی اس کے علاوہ مسلمانوں کے بیشتر کارخانے اور ورکشاپیں بالکل تباہ ہو چکی ہیں اور باقی کو اس قدر زیادہ نقصان پہنچا ہے کہ وہ کام کے قابل نہیں رہیں سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق فوج اور پولیس لوٹ مار کا سامان جمع کرنے میں مصروف ہے اور اب تک تقریباً چار لاکھ روپے کا سامان جمع کیا جا چکا ہے بھارتی اخبارات نے دعویٰ کیا ہے کہ کلکتہ میں امن و امان بحال ہو گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں کے علاقے جو کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں بالکل خالی پڑے ہیں مسلمان آبادی صرف ڈریا سٹریٹ یا پناہ گزین کیمپوں میں مقیم ہے

قاہرہ :۔ ۲۸ جنوری۔ صدر جمال عبدالناصر نے ملائشیا کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے یہ بات آج ایک مشترکہ اعلان میں بتائی گئی ہے جو ملائشیا کے ایک وفد کے دورہ قاہرہ کے بعد جاری کیا گیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر ناصر کو دعوت ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے دی ہے جس کی تاریخ کا اعلان صدر ناصر کے دورہ جنوب مشرقی ایشیا کے دوران کیا جائیگا۔

لندن ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کے دفتر جنگ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ افریقہ میں مزید برطانوی فوجیں نہیں بھیجی جائیں گی۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مشرقی افریقہ میں صورت حال خراب ہونے پر برطانوی فوج کے متعدد یونٹ بھیجے جائیں گے۔

منیلا ۔ ۲۸ جنوری حکومت تھائی لینڈ نے تجویز پیش کی ہے کہ ملائشیا کے سوال پر ملائشیا انڈونیشیا اور فلپائن کے وزراء خارجہ کا مشترکہ اجلاس فروری کے دوسرے ہفتہ میں بنکاک میں کیا جائے (اے پ پ)

لندن :۔ ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کی ایک کمیونسٹ پارٹی نے آج ایک بیان جاری کیا ہے جس میں حکومت برطانیہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نوآبادیوں یا سابق نوآبادیوں میں سے برطانوی فوجی دستے واپس بلائے۔

جکارتہ :۔ ۲۸ جنوری۔ انڈونیشیا کی سپریم ایڈوائزری کونسل نے حکومت پر زور دیا ہے کہ بورنیو کے علاقہ میں صدر سوئیکارنو کے جنگ بندی کے اعلان کے باوجود عوام میں ملائشیا کو ختم کرو کا جذبہ قائم رکھا جائے۔

پاپوس۔ ۲۸ جنوری۔ جمہوریہ چین کے علاقہ پر امریکی فوج کے ایک ہوائی جہاز کی ماحاذ پرواز کی بنا پر حکومت چین نے حکومت امریکہ کو ۲۷۶ ویں بار انتباہ کیا ہے۔

سرگودھا ۲۸ جنوری ضلع میانوالی میں دیہی علاقوں کی ترقی کی سکیموں کے لئے انیس لاکھ چالیس ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض الخ

اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو خلافت عطا کرے گا جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے۔ تا آخر۔

قوت حاکمہ جمہوری اصطلاح ہے اسلام میں اس کو خلافت کہا گیا ہے خلافت کی بنیاد اس "حکم" پر ہے جو تمام فرستادگان حق اور ان کے خلفا کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے یہ عمل چیز ہے جو لوگ اس حکم کے زیر فرمان ہو جاتے ہیں ان کو تمکن فی الارض والا "حکم" بھی بطور انعام کے ملتا ہے ابھی تو آپ لوگوں نے امام وقت کو بھی نہیں پہچانا انعام کے پہلے ہی طلب گار بن گئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کو مقننہ اور عدلیہ کے ذریعے سے حاصل کر لیں۔ ہنوز دلی دور است آپ خواہ اپنی عقلوں کے کتنے گھوڑے دوڑا لیں اور خواہ اسلام کے نام پر کتنی زبردست سیاسی پارٹیاں بنا لیں ان کا حشر وہی ہوگا جو اخوان المسلمین اور ایسی ہی دوسری پارٹیوں کا دوسرے اسلامی ممالک میں ہوا ہے کیونکہ یہ پارٹیاں ایسی کا ہی جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؂

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولےٰ برق خرمن کا ہے خون گرم دہقاں کا

(باقی)

پشاور ۲۸ جنوری۔ کمشنر پشاور ڈویژن مسٹر مسرور حسن خان نے شہر دیر کو خوبصورت بنانے اور وہاں مقامی شہریوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دینے کی ہدایت کی ہے انھوں نے گزشتہ روز ریاست دیر کا دورہ کیا تھا جس کے دوران انھوں نے مقامی حکام کو ہدایت کی ہے کہ شہر میں ایک پبلک لائبریری قائم کی جائے اور سڑکیں تعمیر کی جائیں۔

لائلپور ۲۸ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور مسٹر حسن اطہر نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت لائلپور شہر کی میونسپل حدود میں ہر قسم کے ایسے فحش اشتہار پوسٹروں پمفلٹوں اور کتابچوں کی تقسیم نمائش اور ان کو آویزاں کرنے کی ممانعت کر دی ہے جن سے مزدوروں کے درمیان منافرت یا بے چینی کا پہلو نمایاں ہوتا ہو۔ یہ حکم دو ماہ تک نافذ رہے گا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اور حکم کے ذریعہ ۱۴۴ کے تحت پبلک جلسوں جلوسوں پانچ یا پانچ سے زائد افراد کے اجتماع اور اسلحہ لے کر چلنے پھرنے کی ممانعت کر دی ہے یہ اقدام حفظ امن عامہ کے پیش نظر کیا گیا ہے یہ حکم بھی دو ماہ کے لئے نافذ رہے گا

مسجد مبارک ربوہ کے معتکفین

ذیل کے احباب کو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے

اسماء گرامی معتکفین

۱۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر معتکفین ربوہ
۲۔ ماسٹر عارف زمان صاحب ″
۳۔ منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ ″
۴۔ محمد طفیل صاحب لدھیانوی ٹریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۱۲۸/۹-۱۰ ضلع منٹگمری
۵۔ رشید اللہ بخش صاحب بستی کوٹ سلطان ضلع جھنگ
۶۔ عبد الغنی صاحب بٹ بڈھ ملہی ضلع سیالکوٹ
۷۔ خواجہ ادریس صاحب ″
۸۔ مرزا شریف احمد صاحب ″
۹۔ چوہدری سردار خان صاحب ساکن موہلن کے ضلع گوجرانوالہ
۱۰۔ اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ
۱۱۔ چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر گوجرانوالہ
۱۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ
۱۳۔ محمود احمد مختار قیصر ہیڈ رحمن آباد۔ لائل پور
۱۴۔ چوہدری امام دین صاحب بھابڑہ۔ ضلع سرگودہا
۱۵۔ چوہدری عبد الحمید خان صاحب چک ۲/A T.D.A ضلع سرگودہا
۱۶۔ محمد علی صاحب زیدی راجہ جنگ ضلع لاہور
۱۷۔ محمد علی صاحب سیفی گلبرگ۔ لاہور
۱۸۔ جمعدار عبد الحق صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ
۱۹۔ نور محمد صاحب نائب مختار۔ دفتر ناظم جائداد ربوہ
۲۰۔ فضل الٰہی صاحب انوری دار البرکات ربوہ
۲۱۔ مولوی محمد حسین صاحب دار الصدر شرقی ″
۲۲۔ عبد الرزاق صاحب پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ ″
۲۳۔ لطیف احمد صاحب درجہ سادسہ ″
۲۴۔ محمد عثمان صاحب چینی ″
۲۵۔ محمد شفیق صاحب قیصر ″
۲۶۔ شیخ احمد علی صاحب گوجرانوالہ شاہدرہ لاہور
۲۷۔ آغا سیف اللہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۸۔ ریاض احمد صاحب کالی باغ
۲۹۔ سلطان احمد صاحب مجاہد معلم وقف جدید چھینہ
۳۰۔ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
۳۱۔ میاں عبد الرحیم صاحب گوجرانوالہ
۳۲۔ چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر لاہور
۳۳۔ رانا اللہ دین صاحب خوشاب
۳۴۔ عبد الحکیم صاحب ″
۳۵۔ شیخ لطف الرحمان صاحب راولپنڈی
۳۶۔ ...محمد صاحب ننگل چک ۱۰ گ ب ضلع لائل پور
۳۷۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب محمود آباد ضلع جہلم
۳۸۔ عبد الرحمن صاحب دار الصدر الف ربوہ
۳۹۔ سلیم احمد ناصر وکیل سرگودہا
۴۰۔ میاں اللہ دتہ دین صاحب زرگر اوکاڑہ
۴۱۔ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال بوریوالہ
۴۲۔ ملک محمد شریف پوسٹل کلرک جہلم
۴۳۔ محمد اعظم صاحب لونالوی وحدت کالونی لاہور
۴۴۔ بابو محمد یعقوب صاحب بکنگ کلرک ریلوے سٹیشن ہنجیہ
۴۵۔ کمال یوسف صاحب دار الصدر ج ربوہ
۴۶۔ میاں بشیر محمد صاحب سید والہ ضلع شیخوپورہ
۴۷۔ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ربوہ
۴۸۔ محمد رشید صاحب سابق مبلغ نائیجیریا۔ ربوہ
۴۹۔ ملک احسان اللہ صاحب ربوہ
۵۰۔ طفیل احمد صاحب پکا نوانہ ضلع سرگودہا
۵۱۔ سردار محمد احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ
۵۲۔ رانا منظور احمد خاں صاحب لائل پور
۵۳۔ غلام احمد صاحب وحدت کالونی لاہور
۵۴۔ ملک علی حیدر صاحب دوالمیال ضلع جہلم
۵۵۔ ڈاکٹر قاضی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت ″
۵۶۔ محمد رمضان صاحب موہی گکھڑ کے ججہ ضلع سیالکوٹ
۵۷۔ محمد ابراہیم صاحب لکشمی فیشن ... لاہور
۵۸۔ عبد الحلیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ انور آباد
۵۹۔ اقبال احمد صاحب انجم دار الرحمت وسطی ربوہ
۶۰۔ فضل قادر صاحب آف ... چک ۱۴ گ ب ضلع لائل پور
۶۱۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب گھوکھووال چک ۱۲۷ ضلع لائل پور
۶۲۔ نور محمد صاحب ... گرمولہ ورکاں گوجرانوالہ
۶۳۔ کیپٹن عبد اللہ صاحب۔ باب الابواب ربوہ
۶۴۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب درک میانہ
۶۵۔ سلطان محمود احمد صاحب کراچی
۶۶۔ حافظ محمد اشرف صاحب بھیرہ
۶۷۔ فضل کریم صاحب مجاہد گوجرانوالہ
۶۸۔ سردار علی صاحب لاٹھیانوالہ
۶۹۔ حکیم عبد الہادی صاحب آف سکھر
۷۰۔ چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد ربوہ۔

نوٹ:-

جن درخواست کنندگان کے نام مسجد مبارک کے انتخاب میں نہیں آئے ان کو چاہئے کہ اپنی اپنی جماعت کی مسجد میں اعتکاف بیٹھیں اور ذکر الٰہی درود شریف اور سلسلہ کی ترقی کے لئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کیا کریں

(ناظم اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

حضرت میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی۔ ربوہ)

میرے داماد عزیزم شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے ریج انسپکٹر لاہور بعارضہ تکلیف معدہ علاج کے لئے لاہور میو ہسپتال میں دوبارہ داخل ہوگئے ہیں لہذا جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

مکرم منیر احمد صاحب عارف بخیریت نائیجیریا پہنچ گئے

لیگس ۔۔۔ مبلغ نائیجیریا مکرم نسیم سیفی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم منیر احمد صاحب عارف بخیر و عافیت نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔

مکرم عارف صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے نائیجیریا (مغربی افریقہ) تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمتِ اسلام و خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا وفات پاگئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۹ جنوری ۔۔۔ لاہور سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک بروز سہ شنبہ بوقت ½۱ بجے بعد دوپہر مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو تبلیغ کا خاص شوق تھا اور ان کا اکثر وقت عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچانے میں ہی گزرتا تھا۔ سلسلہ کے بہت مخلص اور فدائی خادموں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تقریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا اور گفتگو کا انداز بھی بہت دلنشین تھا۔ خدمتِ اسلام کا فریضہ بجالانے میں آپ نے ان خداداد صلاحیتوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مغربی پاکستان کے متعدد شہروں میں زلزلہ

پشاور میں دو افراد ہلاک اور ایک درجن سے زائد مجروح

پشاور ۲۹ جنوری ۔۔۔ کل شام ۷ بجکر ۔ منٹ پر زلزلہ کے دو مختصر لیکن شدید جھٹکوں نے مغربی پاکستان کے متعدد شہروں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق پشاور کے پرانے شہر میں تین مکانوں کے گرنے کی وجہ سے دو افراد ہلاک اور ایک درجن سے زائد اشخاص مجروح ہوگئے۔

کریم پورہ، اسلحہ ایشیا اور ریما مارٹی کی بستیوں میں بہت سے مکانوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔

لاہور، راولپنڈی، لالہ موسیٰ، گجرات، جلال پور جٹاں، منڈی بہاؤ الدین، جہلم، وزیر آباد، سرگودہا، لائل پور، ملتان اور خانیوال وغیرہ مقامات پر بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لیکن ان مقامات سے کسی جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ان سب مقامات پر یکے بعد دیگرے دو جھٹکے محسوس ہوئے جو کافی شدید نوعیت کے تھے جھٹکے دو سیکنڈ سے تین سیکنڈ تک جاری رہے لیکن بعد میں بھی تقریباً دو منٹ تک زمین میں خفیف سی تھرتھراہٹ محسوس ہوتی رہی۔

ربوہ میں زلزلہ کے جھٹکے

ربوہ ۲۹ جنوری (مطابق ۱۳ رمضان)

گزشتہ شب ۷ بجکر ۔ منٹ پر مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں جو زلزلہ آیا تھا اس کا اثر یہاں بھی محسوس کیا گیا۔ عین اسی وقت یکے بعد دیگرے دو شدید جھٹکے محسوس ہوئے جو دو یا تین سیکنڈ تک جاری رہے۔ اس کے بعد بھی ایک یا دو منٹ تک زمین میں لرزہ کی خفیف سی کیفیت محسوس ہوتی رہی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴